﴿سیدنا حسین علیہ السلام کو "امام" کہنا کیسا ہے؟﴾

سیدنا حسین علیہ السلام کے نام کے ساتھ اگر لفظ "امام" لکھ دیا جائے تو ناصبی بلبلا اٹھتے ہیں، طرح طرح کے شکوک و شبہات پیدا کرتے ہیں۔ نصیحتوں کے انبار لگا دیتے ہیں۔اس بارے میں ان کی نام نہاد وعظ و نصیحت کا لب لباب یہی ہوتا ہے۔

"حضرت حسین علیہ السلام" کے نام کے ساتھ لفظ امام استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ لفظ (ایک مخصوص فرقے) نے گھڑا ہے۔اس کے پیچھے ان کا ایک عقیدہ پوشیدہ ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ

قارئین کرام:

نہایت ضروری محسوس ہوتا ہے کہ اس حوالے سے چند باتیں ہو جائیں۔ تاکہ حقیقت تک رسائی ہو سکے۔ یہ لفظ ایک

مخصوص فرقے سے وابستہ افراد ہی استعمال نہیں کرتے۔بڑے بڑے جلیل القدر محدثین و مجتہدین و مفسرین کرام نے اپنی تحریروں میں جابجا استعمال کیا

اگر یہ لفظ ایک مخصوص فرقے کا وضع کردہ ہوتا تو اہلِ سنت کے مسلمہ اکابرین اسے استعمال نہ کرتے اہل سنت کی مسلمہ کتب میں یہ لفظ جابجا نظر آتا ہے۔ملاحظہ فرمئیں۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ

امام صاحب اپنی مشہور زمانہ اور کتاب سیر اعلام النبلاء میں جب سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا تذکرہ شروع کرتے ہیں تو لکھتے ہیں۔

" الامام الشريف الكامل سبط رسول الله صلى الله عليه اله وسلم"

(سیر اعلام النبلاء ج3 ص281)

علامہ عبدالملک بن حسن العصامی المکی رحمۃ اللہ علیہ

" اجرا ء الماء من الفرات الى مشهد الام الحسين بن على "

(سمط النجوم ج2ص324)

علامہ ابن خلکان رحمۃ اللہ علیہ

" وکان اوصی لاخیہ الامام الحسین"

(وفیات الاعیان ج2ص267)

امام المفسرین علامہ محمود بن عبداللہ الغدادی رحمۃ اللہ علیہ

"وقراالامام الحسین ابن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہھما"

(تفسیر روح المعانی ج15ص248)

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ

" الاتری انہ قتل مع الامام الحسین رضی اللہ عنہ

(تفسیر روح البیان ج14ص44)

علامہ ابوزہرہ رحمۃ اللہ علیہ

" عن الامام الحسین احد السبطین"

(زہرۃ التفاسیر ج 1ص524)

امام الشوکانی رحمۃ اللہ علیہ

"وقد اقتدی بھذہ السنۃ الامام الحسین بن علی رضی اللہ عنھما"

(السیل الجرارج3ص316)

امام احمد بن علی المقریزی رحمۃ اللہ علیہ

" قتلو ا مع عمهم الحسين بن على عليه السلام بالطف"

(اتعاظ الخفاءج1ص3)

علامہ عبدالرحمٰن بن حسن الجبرتی رحمۃ اللہ علیہ

" نسبه الى الامام الحسين رضى الله عنه"

(عجائب الاثارج3ص339)

علامہ المرادی رحمۃ اللہ علیہ

" السبط الامام الحسين"

(سلک الدررج1ص424)

امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ

"فى جوار المشهد المنسوب الى الامام الحسين بن على"

(مراۃ الجنان ج2ص118)

علامہ یاقوت الحموی رحمۃ اللہ علیہ

"زين العابد ين بن الامام الحسين"

(معجم البلدانج1ص361)

قاضی سلمان منصورپوری رحمۃ اللہ علیہ

امام حسین "علیہ السلام" نے پچیس حج پیادہ پا کیے۔

(رحمۃ للعالمین ج2ص116)

نوٹ: قاضی صاحب نے صفحہ 116 سے 118 تک سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں امام اور علیہ السلام کے الفاظ جا بجا استعمال کیے ہیں۔

امامِ اہلحدیث نواب صدیق الحسن خان بھوپالوی رحمۃ اللہ علیہ

"بعد قتلِ امام حسین لشکر بتخریب مدینه"

(بغیۃ الرائد ص107-108)

یاد رہے کہ بر صغیر کے طول و عرض میں مسلکِ اہلحدیث کو فروغ دینے میں نواب صاحب کا کلیدی کردار ہے۔

علامہ عبدالاول غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

مشکاۃ شریف کی ایک حدیث کی شرح لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اس حدیث میں یزید کی مذمت ہے اس ناخلف نے جناب امام حسین علیہ السلام کو شہید کرنے کے بعد۔۔۔۔

(مشکوۃ مترجم ج4ص78)

مولانا اسماعیل روپڑی رحمۃ اللہ علیہ

امام حسین رضی اللہ عنہ یزید کی خلافت کے مخالف رہے۔

(شہید کربلا ص11)

شیخ الاسلام علامہ ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بلاشبہ امام حسین رضی اللہ عنہ کا قصد اعلائے کلمۃ اللہ ہی تھا۔

(فتاوی ثنائیہ ج1ص132)

چند شبہات اور ان کا ازالہ

شبہ

"اہل سنت" ایک "مخصوص فرقے" سے متاثر ہو کر لاشعوری طور پر یہ لفظ بولنے لگے ہیں۔ بہر صورت اس سے بچنا چاہیے۔

ازالہ

یہ کہنا کہ "اہلِ سنت نے اہلِ تشیع سے بار بار سن کر خود بولنا شروع کر دیا"

یاد رہے یہ اہلِ سنت پر بدترین الزام ہے یہ بات اکابرین اہل سنت کے وقار کو مجروح کر دیتی ہے۔ کیا علمائے اہلسنت میں ذہانت و ذکاوت نہیں تھی؟ کیا وہ

سب فہم وفراست سے عاری تھے؟ یہ ایسی حقیقت ہے
جس کا انکار دلائل کی دنیا میں ناممکن ہے۔ یہ حقیقت
ہے کہ اللہ رب العزت نے اہلِ سنت میں ایسے جلیل
القدر علماء پیدا فرمائے جن کی دقت نظری، دوراندیشی،
نکتہ سنجی کا زمانہ معترف ہے۔ جنھوں نے حدیث و تفسیر
، فقہ کے ایسے قوانین واصول مرتب کیئے۔ جو طالبانِ
علوم نبویہ کے لیے مشعل راہ ہیں۔ کیا ان کے بارے
میں یہ تسلیم کر لیا جائے کہ وہ اہلِ تشیع (مخصوص فرقے) سے
متاثر ہو کر لفظ "امام" بولنے لگے۔ مقام حیرت ہے،
عقل بھی انگشت بدنداں ہے۔ یاد رہے :
اہلِ تشیع اور اہلِ سنت کا کئی مسائل میں اختلاف رہا ہے
تعجب ہے علمائے اہل سنت نے شیعی پروپگنڈے سے

متاثر ہو کر ان مسائل میں شیعی نقطہ نظر سے اتفاق نہ کیا آ جا کر صرف لفظ "امام" یا" علیہ السلام " کو اپنانا تھا؟۔

تاریخ گواہ ہے اہل سنت نے اہل تشیع سے متاثر ہو کر ان کے دیگر امتیازی مسائل تو نہ اپنائے۔اور شیعت سے متاثر ہو کر لفظِ امام کا عام استعمال کرنے لگے ناصبیوں کی یہ نرالی منطق سمجھ سے بالاتر ہے۔

شبہ

لفظ امام کے پیچھے مخصوص فرقے کا عقیدہ امامت پوشیدہ ہے وہ اس لفظ کو ایک خاص مقصد کے تحت استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا اس سے بچنا چاہیے۔

اشکال

وہ مخصوص فرقہ اپنے قول و فعل اور نیت کا "ذمہ دار ہے"۔ ہر شخص اپنے قول و فعل اور نیت کا خود ذمہ دار وجوابدہ ہے۔ دوسروں کی نیتوں کے ہم ذمہ دار نہیں۔ رسول برحق ﷺ فیصلہ فرماگئے ہیں۔

" انما الاعمال بالنیات" (صحیح البخاری حدیث نمبر 1)

اعمال کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے۔ جیسی کسی کی نیت ہو گی ویسی ہی جزاء یا سزا ٹھہرے گی۔ اہلِ سنت کی تو یہ نیت نہیں۔

شبہ

کبھی امام ابو بکر، امام عمر، امام عثمان نہیں کہا جاتا۔ امام حسین کیوں کہا جاتا ہے؟

اشکال

کسی شخصیت کے بارے میں بعض الفاظ بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔ حتی کہ عرف عام میں یوں محسوس ہوتا ہے گویا کہ یہ الفاظ فلاں شخصیت کے ساتھ خاص ہیں۔ حالانکہ اس لفظ کا دیگر شخصیات کے بارے میں استعمال کرنا بالکل جائز ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ کہنا کہ " یہ لفظ فلاں فلاں شخصیات پر استعمال کیوں نہیں کیا جاتا۔ اس لیے اس لفظ کو فلاں شخصیت کے بارے میں بھی استعمال نہ کیا جائے عدل و انصاف کا خون ہے اور کچھ نہیں "

مثلا لفظ امیر ہے۔خلافت راشدہ کے سنہری دور میں جلیل القدر صحابہ مختلف شہروں کے امیر رہے۔بلکہ دور نبوت میں خود نبی ﷺ نے مختلف اوقات میں بعض صحابہ کو امیر مقرر کیا۔

جنگ موتہ میں سید نا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو میر لشکر مقرر فرمایا اور زبان نبوت سے

ان کے بارے میں اعلان سنا دیا۔خلق للامارۃ کہ انھیں اللہ رب العزت نے پیدا ہی امارت کے لیے کیا ہے۔اور ان کے بیٹے اسامہ رضی اللہ عنہ کو آخری ایام میں اسلامی فوج کا امیر مقرر فرمایا جس میں بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی شامل تھے۔

سعید بن زید ؓ کو ابو عبیدہ بن الجراح ؓ نے دمشق کا امیر مقرر کیا شام کے پہلے گورنر امیر یہی تھے۔ عقبہ بن عامر ؓ تین سال مصر کے امیر رہے۔ لیکن ان صحابہ کرام ؓ کے ساتھ لفظ "امیر" نہیں لگایا جاتا۔ یہ ناصبی لوگ کبھی نہیں کہیں گے۔ امیر زید بن حارثہ، امیر اسامہ بن زید، امیر سعد بن ابی وقاص، امیر سعید بن زید، امیر عقبہ بن عامر لیکن حضرت معاویہ اوران کے بیٹے کے نام کے ساتھ لفظ امیر ضرور لگائیں گے۔ اس کی وجہ ؟؟؟

اگر کوئی ان پر اعتراض کرتے ہوئے ان ہی کے لہجے میں کہنا شروع کر دے کہ سعد بن ابی وقاص کو امیر سعد بن ابی وقاص نہیں کہا جاتا۔ حضرت زید کو امیر

زید نہیں کہا جاتا حضرت اسامہ کو امیر اسامہ نہیں کہا جاتا لہٰذا حضرت معاویہ کو بھی امیر معاویہ نہ کہا جائے تو یہ جلے بھُنے ناصبی اُسے کیسے مطمئن کر پائیں گے؟

شُبہ

کتابوں میں جہاں کہیں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کے ساتھ لفظ امام لکھا ہوا ہے یہ ایک مخصوص فرقے کی کارستانی ہے۔

ازالہ

یہ کتب اہل سنت نے طبع کی ہیں نہ کہ کسی مخصوص فرقے نے اور یہ کتب ایران و تہران کی طبع کردہ نہیں۔ بلکہ بہت سی کتب ایسی ہیں جو مکہ مکرمہ، مدینہ

منورہ یا الریاض کے اداروں کی شائع کردہ ہیں۔ یہ کہنا کہ مخصوص فرقے نے اہلِ سنت کی کتابوں میں لفظ "امام" یا "علیہ السلام" کے الفاظ داخل کر دیئے ہیں۔ نہایت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اس سے اہل سنت کی مسلمہ کتب کی استنادی حالت بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ عام آدمی بھی یہ سوچ کر کہ ان کتب میں مخصوص فرقے نے اپنے من پسند الفاظ داخل کروا دیے۔ دیگر مخصوص فرقوں نے نجانے ان کتابوں میں کون کونسے مسائل بھر دیے ہوں۔

شبہ

حضرت حسین ﷜ کو "امام" کس بنیاد پر کہا جاتا ہے نہ تو حضرت حسین ﷜ نے فقہ کو مرتب کیا نہ ہی کوئی تفسیر لکھی نہ ہی کسی علمی دانشگاہ میں بیٹھ کر عوام کی علمی پیاس بجھائی۔۔۔؟

ازالہ

تاریخ اسلام میں بہت سی ایسی شخصیات گزری ہیں جنھیں امت نے امام کے لقب سے نوازا۔ کسی نے قلم اٹھایا اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے آیاتِ قرآنی کی تفسیر مرتب کر دی لوگوں نے کہا یہ تفسیر کا امام ہے۔

کسی نے دور دراز کے پر صعوبت سفر کر کے امت کی راہنمائی کے لیے احادیث کا مجموعہ مرتب کیا لوگوں نے کہا یہ حدیث کا امام ہے۔

قارئین کرام: یہ عدل وانصاف کی جانکنی نہیں تو اور کیا ہے۔ کہ جس شخص نے امت کی اصلاح کے لیے کسی شعبے میں محنت کی وہ تو امام ٹھہرا اور جو امت کے مفاد کی خاطر دور افتادہ صحراؤں کا مسافر بنا، نظامِ خلافت کی بحالی کے لیے خطرات کی وادیوں کی طرف بڑھ گیا ۔ بالاخر طاغوتی طاقتوں سے ٹکرا کر اپنے اور رفقاء کے خون سے صحرائے کربلا پر آیات صبر واستقلال کی تفسیر لکھ گیا اس کے نام کے ساتھ لفظ امام دیکھ کر تعجب ہو۔۔۔؟

رہا یہ کہنا کہ حضرت حسین ﷜ نے کس درسگاہ میں
بیٹھ کر طالبان علم شریعت کی علمی پیاس بجھائی۔۔؟
مجھے یقین ہو چلا ہے کہ ایسی باتیں کرنے والے میرے
امام ﷜ کو پہچان ہی نہیں پائے۔
یاد رہے فقہی مسائل کی گھتیاں مسند تدریس پر بیٹھ
کر فقہاء سلجھاتے ہیں۔اور
۔۔۔۔ظالم سے ٹکرانا کیسے ہے؟فرعون کی فرعونیت
کو پیوند خاک کس طرح کرنا
ہے یہ سب کچھ تلواروں کے سائے میں شہدا سمجھاتے
ہیں۔
اور یہ بھی یاد رہے کہ کربلا کے امام علیہ السلام کی حقیقت
ہر کسی پر آشکار نہیں ہوتی۔یہ تو ایسی امامت ہے۔جس

کی حقیقت سے صرف وہی لوگ روشناس ہوا کرتے ہیں۔ جن کے دل عشقِ الٰہی کی آتش سے پھنک رہے ہوں۔ حدودِ الٰہی کی پامالی کو دیکھتے ہوئے دل کی آنکھوں سے خون کے چشمے جاری ہو چکے ہوں۔ حکمرانانِ وقت کے ظلم و تشدد سے خلق خدا کو چھٹکارا دلانے کا جذبہ کسی پل آرام نہ کرنے دیتا ہو۔

اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا تھا

تو نے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے
حق تجھے میری طرح صاحبِ اسرار کرے
ہے وہی تیرے زمانے کا امامِ برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بے زار کرے
موت کے آئینے میں دکھا کر تجھ کو رُخ دوست

جینا تیرے لیے اور بھی دشوار کرے
دے کے احساس زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے
فتنہ ملت بیضا ہے امامت اس کی
جو مسلماں کو سلاطین کا پرستار کرے